

خدا نے اپنے آپ کو انبیاء کرام پر ظاہر کیا۔

خدا کا اپنے آپ کو انبیاء کرام پر ظاہر کرنا بائبل کی تاریخ میں ایک بنیادی اور گہرا واقعہ ہے۔ ان انبیاء کرام میں ابراہیم، اسحاق، یعقوب اور یوسف شامل ہیں۔ خدا نے ان کے ساتھ براہ راست بات کی، وعدے کیے، اور اپنے نجاتی منصوبے کو ظاہر کیا۔ یہ واقعات نہ صرف اسرائیل کی تاریخ بلکہ تمام انسانیت کے لیے خدا کے مکاشفے کا آغاز ہیں۔

۱. خدا کا مقصد: تعلق اور وعدہ

خدا نے اپنے آپ کو انبیاء کرام پر اس لیے ظاہر کیا تاکہ وہ انسان کے ساتھ تعلق بحال کرے جو گناہ کے سبب سے ٹوٹ گیا تھا۔ آدم کے بعد انسان خدا سے دور ہو گیا، مگر خدا نے ابراہیم سے ایک نیا عہد کیا تاکہ اس کے ذریعے ساری قومیں برکت پائیں۔

”اور خداوند نے ابرام سے کہا کہ تُو اپنے ملک اور اپنے باپ کے گھر سے نکل جا اُس ملک کی طرف جو میں تجھے دکھاؤں گا۔ اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور تجھے برکت دوں گا اور تیرا نام بڑا کروں گا، اور تُو برکت کا باعث ہو گا۔“ پیدائش 12:12

یہ وعدہ دراصل مسیح (یسوع) کی آمد کا آغاز تھا، کیونکہ مسیح اسی نسل سے آیا جس سے خدا نے وعدہ کیا تھا۔

۲. خدا کی فطرت کا ظہور

خدا نے انبیاء کرام پر اپنی صفات ظاہر کیں اپنی وفاداری، عدل، محبت، اور قدرت۔ ابراہیم کے ساتھ اُس نے ایمان کا عہد باندھا؛ اسحاق کے ساتھ اُس نے وعدے کی تصدیق کی؛ اور یعقوب کے ساتھ اُس نے برکت کا تسلسل قائم رکھا۔

”میں تیرے باپ ابراہیم کا خدا ہوں، اور اسحاق کا خدا ہوں؛ زمین جس پر تُو لیٹا ہے میں تجھے اور تیری نسل کو دوں گا۔“ پیدائش

28:13

یہ مکاشفے بتاتے ہیں کہ خدا ایک ذاتی، زندہ، اور وعدہ پورا کرنے والا خدا ہے وہ صرف خالق نہیں بلکہ اپنے لوگوں کے درمیان رہنے والا خدا ہے۔

۳. ایمان کی بنیاد رکھنا

انبیاء کرام کے ذریعے خدا نے ایمان کی بنیاد رکھی۔ ابراہیم ایمان کا باپ کہلایا کیونکہ اُس نے خدا پر ایمان رکھا جب سب کچھ ناممکن نظر آتا تھا۔

”اور اُس نے خداوند پر ایمان لایا اور اُس نے اُسے اُس کے حق میں راستبازی شمار کیا۔“ —پیدائش 15:6
یہ ایمان بعد میں یسوع مسیح میں مکمل ہوا — کیونکہ نجات صرف ایمان سے ممکن ہے، شریعت یا اعمال سے نہیں۔ (رومیوں 4:35)

۴. قرآن کا موازنہ

قرآن میں بھی ابراہیم (ابراہیم علیہ السلام) کا ذکر ہے کہ وہ ”خلیل اللہ“ یعنی خدا کا دوست تھا (سورۃ النساء 4:125)، مگر قرآن میں خدا کو ایک دور، غیر شخصی ہستی کے طور پر دکھایا گیا ہے جو انسان سے براہ راست بات نہیں کرتا بلکہ فرشتوں یا وحی کے ذریعے پیغام دیتا ہے۔ اس کے برعکس بائبل میں خدا براہ راست ابراہیم سے بات کرتا ہے، اُس کے ساتھ کھانا کھاتا ہے (پیدائش 18)، اور ذاتی تعلق رکھتا ہے۔

مسلم مفکر عبد اللہ القسیمی اپنی کتاب ”ہذہ ہی الاغلال“ میں لکھتے ہیں کہ قرآن کا خدا ایک ”دور ہستی“ ہے جو محبت یا قربت پیدا نہیں کرتا، جبکہ بائبل کا خدا انسان کے دل میں اترتا ہے اور اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے تاکہ انسان اُسے جان سکے۔ اسی طرح حامد عبد الصمد اپنی کتاب ”الاسلام بین الوهم والحقیقة“ میں بتاتے ہیں کہ بائبل کا خدا نجات دینے والا ہے، جبکہ قرآن کا تصور زیادہ تر حاکمیت اور خوف پر مبنی ہے۔

۵. مکاشفے کا کمال: یسوع مسیح میں ظہور

خدا کی مکاشفے کا کمال یسوع مسیح میں ہوا — وہ جس نے کہا:

”جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا۔“ —یوحنا 14:9

یہی وہ نقطہ ہے جہاں بائبل کا مکاشفہ مکمل ہوتا ہے۔ وہی خدا جس نے ابراہیم، اسحاق، اور یعقوب پر ظاہر ہو کر وعدے کیے تھے، آخر کار یسوع مسیح میں انسان بن کر آیا تاکہ اپنے وعدے پورے کرے اور انسان کو نجات دے۔

نتیجہ

خدا نے انبیاء کرام پر اپنے آپ کو ظاہر کیا تاکہ وہ اپنے ابدی منصوبے — نجات — کی ابتدا کرے۔ یہ مکاشفہ صرف اسرائیل تک محدود نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے تھا۔ بائبل کا خدا ایک ذاتی، محبت کرنے والا، وعدہ پورا کرنے والا خدا ہے جو انسان کے قریب آتا ہے تاکہ اُسے نجات دے۔ یہی پیغام مسلمانوں کے لیے بھی غور کرنے کا باعث ہونا چاہیے — کہ حقیقی خدا وہی ہے جو خود ظاہر ہوتا ہے، نہ کہ صرف احکامات دیتا ہے بلکہ دلوں کو بدلتا ہے۔